ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۴۸ ☆ ۲۲/مئی تا ۲۸/مئی ۲۰۲۳ء بمطابق ۱/ذی القعدہ تا ۷/ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

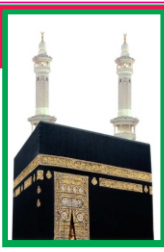

اور ڈریں وہ لوگ اگر اپنے بعد ناتواں اولاد چھوڑتے تو ان کا کیسا انہیں خطرہ ہوتا تو چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑتے دھڑے (آتش کدے) میں جائیں گے،

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۹-۱۰)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیاں لمبی اور بخشش وعطا کے لئے پھیلی ہوئی رہتی تھیں۔ جن کے بیچ سے ضرورت کے وقت پانی کا چشمہ ابلنے لگتا تھا۔ اور جن کے اشارے سے چاند کا سینہ شق ہوا اور ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔

(انوار الحدیث: صفحہ ۴۳۳)

رضا اکیڈمی کے تحفظ ناموس رسالت مشن کی یوپی کے علمائے اہلسنت نے حمایت کی

تحفظ ناموس رسالت ہماری زندگی کا مقصد ھے: مولانا رفیق احمد الحسینی

آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء اور رضا اکیڈمی نے اصلاح معاشرہ کا جو بیڑا اٹھایا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ مولانا عبدالجلیل حشمتی

رپورٹ: ظفر الدین رضوی

اترولہ: (یوپی) ۱۷/مئی۔ دارالعلوم حمایت العلوم گجپور گرنٹ اترولہ ضلع بلرام پور یوپی کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ پر ایک اہم نشست ہوئی۔ جس میں امت مسلمہ کے درپیش مسائل کے ساتھ سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح گھر گھر پہونچایا جائے جس سے ہمارا معاشرہ خالص اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھلے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر رضا اکیڈمی ممبئی کے اہم رکن مولانا محمد عباس رضوی نے حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے پیغام کو علمائے کرام کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ان دونوں سربراہان کی نگاہیں تحفظ ناموس رسالت کے ساتھ امت مسلمہ کی شہزادیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کیطرف مرکوز ہیں۔ ان کے ذہن و دماغ پر یہ بات گردش کررہی ہے کہ اپنے معاشرے سے بیجا رسم ورواج کا خاتمہ کیسے کیا جائے رضوی صاحب نے مزید کہا کہ ہم انہیں سربراہان کے پیغام کو لیکر ہندوستان کے کونے کونے میں پہونچانے کی کوشش کررہے ہیں۔ واضح رہے کہ رضا اکیڈمی نے جس طریقے سے شرپسند عناصر کی ریشہ دوانیوں کا قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے جواب دیا ہے وہ سب آپ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ہے رضا اکیڈمی کی دینی مذہبی ملی سماجی رفاہی خدمات کی ایک لمبی فہرست ہے جو سنہرے حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ مولانا محمد رفیق احمد الحسینی پرنسپل حمایت العلوم گجپور گرنٹ اترولہ نے کہا کہ رضا اکیڈمی کے نمائندے مولانا محمد عباس رضوی اور مولانا ظفر الدین رضوی کی ہمارے ادارے میں آمد اس بات کی غمازی کررہی ہے کہ حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کے دل میں قوم وملت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ہم نے دیکھا ہے کہ یہ دونوں مذکورہ اشخاص تحفظ ناموس رسالت اور مذہب اسلام کے دفاع کے لئے ہر موڑ پر کھڑے نظر آتے ہیں ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم سنی جمیعۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کو مضبوط کرنے کے لئے آگے آئیں یہ تنظیمیں جہاں دین وسنیت کا کام کرتی ہیں وہیں پر اپنے ملک کی سالمیت اور گنگا جمنی تہذیب کی داعی ہیں ان تنظیموں نے ہمیشہ مسلمانوں کو اپنے وطن سے محبت اور وفاداری کا درس دیا ہے۔ رضا اکیڈمی کے نمائندے مولانا ظفر الدین رضوی نے رضا اکیڈمی کی کارکردگی کو علمائے کرام کے سامنے بڑی تفصیل سے پیش کی انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب جب شرپسند عناصر نے ملک کی سالمیت اور گنگا جمنی تہذیب کو بگاڑنے کی کوشش کی تب تب اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری نے کمر بستہ ہوکر انہیں قانون کا سہارا لیتے ہوئے منہ توڑ جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں علمائے کرام سے گزارش کروں گا کہ آپ ملک وملت کی ترقی کے ساتھ اپنے اسلاف کے کارناموں سے دنیا کو روشناس کرانے کے لئے میدان عمل میں آئیں۔ تاکہ ہماری قوم اسلام کی باریکیوں اور اپنے اسلاف کے اعلیٰ کردار سے آشنا ہوسکے۔ مولانا نے مزید کہا کہ دشمنان اسلام امت مسلمہ کی شہزادیوں پر بری نظر جمائے ہوئے ہیں ان کے شر سے اسلامی شہزادیوں کو ہر طرح سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وقت کا اہم تقاضہ ہے کہ مسلمان نوجوان بچوں اور بچیوں کی صحیح تربیت کا بیڑا اٹھایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری قوم کی بچیاں اپنے آپ کو مسلمان تو جانتی ہیں لیکن ان میں اکثر اسلامی تعلیمات سے بالکل ناواقف ہوتی ہیں نماز روزہ جیسے اہم ارکان سے بھی نابلد ہوتی ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ ایسے میں انہیں اسلامی تعلیمات کی کیا قدر ہوگی؟ یہی وجہ ہے جب ان کے سامنے ظاہری اعتبار سے عقل کے خلاف کسی اسلامی حکم پر دشمن کی جانب سے اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ خاموش تماشائی بنی رہتی ہیں اور معترض کی معترف ہوجاتی ہیں۔ پھر ان کے ذہن ودماغ پر غیر اسلامی امور بھی ناپسندیدہ نہیں لگتے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے لڑکیاں اسلام اور غیر اسلام دونوں کو ایک ہی خانہ میں رکھ دیتی ہیں جس سے ان کیلئے ارتداد کا راستہ آسان ہوجاتا ہے۔ مولانا شاکر حسین نے کہا کہ امت مسلمہ کی شہزادیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی سخت ضرورت ہے ہماری بچیاں جب دینی تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہونگی تو انہیں کوئی بہکا نہیں سکتا ماضی میں ہماری قوم کی شہزادیوں نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اسے عام کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ میں مولانا رفیق احمد الحسینی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے رضا اکیڈمی کے ممبئی سے آئے ہوئے دو اہم نمائندوں مولانا محمد عباس رضوی اور مولانا ظفر الدین رضوی کو اپنے ادارے میں سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام کرنے اور رضا اکیڈمی کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے سلسلے میں غور وخوض کی خاطر مدعو کیا حمایت العلوم گجپور گرنٹ میں تحفظ ناموس رسالت کی یہ اہم نشست جس میں امت مسلمہ کے اہم ترین مسائل پر گفتگو ہورہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس نشست کا پیغام بہت دور تک پہونچے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضور معین المشائخ مولانا سیدنا معین میاں اور اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری نے تحفظ ناموس رسالت کے تعلق سے جس بورڈ کی تشکیل کی ہے اس کی بڑی ضرورت تھی ہم ان دونوں شخصیتوں کو سلام پیش کرتے ہیں اور ان کی عمر خضری کی دعائیں کرتے ہیں ہمیں ان بزرگوں کے مشن کا حصہ بننا چاہئے تاکہ کوئی شرپسند نبئ رحمت/ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کسی طرح کی کوئی گستاخی نہ کرسکے جب سے تحفظ ناموس رسالت بورڈ بنا ہے تب سے کسی حد تک گستاخان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مذموم عزائم میں کمی آئی ہے۔

نشست میں حمایت العلوم کے اساتذہ قاری وصی اللہ، مولانا افروز مولانا امتیاز احمد علیمی ماسٹر حسن رضا حافظ رمضان حافظ کوثر وغیرہ کے ساتھ طالبان علوم نبویہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

امتحانات کے نتائج اور ہماری منصوبہ بندی

سینٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس سی) نے جمعہ کو دسویں اور بارہویں کلاس کے بورڈ امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا، انقلاب میں شائع رپورٹ کے مطابق تریوندرم 91.99 فیصد، بنگلور 18.99، چنئی 14.99، اجمیر 24.97 اور پونے 92.96 فیصد نمبرات کے ساتھ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شہروں میں نمایاں رہے،

جب نتائج پڑھ چکا تو یہ محسوس ہوا کہ اتر پردیش کا کوئی خطہ اس میں نظر نہیں آتا، ظاہر سی بات ہے یہ مقام نمایاں کارکردگی پر میسر آتا ہے، یہ صوبہ بھی تعلیم کے فروغ کے لیے حساس ہے لیکن جس حساسیت سے نمایاں کارکردگی پیش کی جاسکے اس میں کمی ضرور ہے، شدت پسندوں نے سیاست کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان کو بھی بہت متاثر کیا ہے، ہر طرف نفرت کی آندھی، اس کے سبب اسکول کالجز کی بھی فضا مسموم ہورہی ہے، تعلیمی نصاب میں چھیڑ چھاڑ، اور زعفرانی افکار کی بالادستی ہی کو کامیابی اور ترقی تصور کیا جاتا ہے،

اس لیے ہمیں ان سب چیزوں سے اوپر اٹھ کر تعلیم کے فروغ میں اعلیٰ پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے، ساتھ ہی تعلیم کی اہمیت اور اس کے مقاصد سے عوام کو آگاہ کرنا ہوگا تاکہ زیادہ سے زیادہ نونہالان قوم تعلیم سے جڑ سکیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکیں، تعلیم چاہے دینی ہو یا عصری، انسان کو سربلند کرتی ہے، انسان کے افکار وخیالات پر اثر انداز ہوتی ہے، اگر صحیح سمت میں رہ کر تعلیم حاصل کی گئی تو دونوں جہاں میں سرخروئی کا سبب ہے، یہ امتحانات کے نتائج ہمیں بیدار کرتے ہیں اور آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے ہیں، ناکامیوں کے بعد سیکھنے اور کامیاب ہونے کا راستہ دکھاتے ہیں، اس لیے ہمیں خود کو اور پوری قوم کو تعلیم وتربیت کے تئیں بیدار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، علم ہم سے مطالبہ کرتا ہے محنت کا، لگن کا، شوق کا، ہمت کا، حوصلے کا، قربانی کا، تب کہیں جاکر اس کا کچھ حصہ ہمیں عطا کیا جاتا ہے، اس لیے ہمیں اپنی اور اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کے لیے منصوبہ بندی کرنی چاہیے تاکہ وقت کی رفتار کے ساتھ آگے بڑھ سکیں اور ترقی کے دھارے میں خود کو ثابت کرسکیں، امتحانات میں سبھی کامیاب ہونے والے طالب علم، خصوصاً نمایاں کارکردگی پیش کرنے والوں کو اور ان کے والدین کو بہت بہت مبارک باد،

مرسلہ: محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

☆☆☆ فضیلت شیخین ☆☆☆

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی علیہ الرحمۃ عقیدۂ اہلِ سنّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "امام ابوحنیفہ کوفی سے دریافت کیا کہ اہلِ سنّت وجماعت کی کیا علامت ہے؟ فرمایا تم ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو افضل جانو اور حضرت عثمان غنی اور حضرت مولیٰ (علی) رضی اللہ عنہما سے محبت رکھو اور موزوں پر مسح کو جائز جانو۔ یعنی ختنین (ہر دو آخر) کا فضل شیخین (ہر دو اول) کے فضل سے کم ہے مگر محبت چاروں سے رکھنا ضروری ہے۔ فقیر کے جد اعلیٰ سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ نے "سبع سنابل" میں یہی تحقیق فرمائی ہے۔"

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ترجمہ: ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی، ص۵۰-۵۱، مطبوعہ برکاتی پبلشرز کراچی)

چریاکوٹ میں علامہ یٰس اختر مصباحی کی یاد میں تعزیتی نشست

بتاریخ ۱۳ مئی ۲۰۲۳ء دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ مئو کے قادری ہال میں ممتاز اسلامی اسکالر رئیس التحریر علامہ یٰس اختر مصباحی اور شہزادی صدر الشریعہ عالمہ فاضلہ مخدومہ عائشہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا کی یاد میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا، پھر علامہ موصوف کا تعارف کراتے ہوئے آپ کے رفیق ومخلص مبلغ اسلام علامہ عبدالمبین نعمانی قادری ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ نے فرمایا کہ علامہ یٰس اختر مصباحی المجمع الاسلامی مبارک پور کے بانی رکن تھے جن کے رفقا میں علامہ محمد احمد مصباحی، فقیر عبدالمبین نعمانی قادری، علامہ افتخار احمد قادری ہیں۔ اور ہم لوگوں میں سب سے اچھا قلم لکھنے کے اعتبار سے علامہ یٰس اختر مصباحی کا تھا۔ کچھ سال آپ سعودیہ میں رہے پھر وہاں سے واپس آکر آپ نے دہلی میں دارالقلم قائم کیا، آپ نے تقریباً تیس سے چالیس کتابیں تصنیف فرمائیں اور خاص بات یہ کہ سب ضروری کتابیں ہیں، کسی غیر ضروری موضوع پر ان کا قلم کبھی نہیں اٹھا، ان کی ہر کتاب ایسی ہے کہ اس موضوع پر ویسی کتاب پہلے لکھی ہی نہیں گئی۔ آپ عالمانہ انداز میں لکھتے تھے اور غیر معیاری اور پھوہڑ زبان نہیں استعمال کرتے تھے۔ آپ تقریباً چالیس سال تک دہلی کی سرزمین پر اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منواتے رہے۔ نہایت سادہ مزاج اور قلندرانہ صفت کے مالک تھے اور استغنا اس درجے کا تھا کہ پوری زندگی پڑھنے کے وقت سے لے کر تاحیات کبھی پیسے کے پیچھے نہیں بھاگے، متوکلانہ زندگی کے حامل تھے۔

اخیر میں مغفرت وبلندی درجات کے لیے دعا کی گئی، صلاۃ وسلام اور فاتحہ پر محفل کا اختتام ہوا۔ اس موقعے سے مولانا لئیق احمد برکاتی، مولانا اختر الاسلام قادری علیمی، حافظ عبدالسلام قادری، حافظ محمد اجمل اعظمی، مولانا حافظ محمد خورشید احمد شمسی ودیگر علما وطلبہ کثیر تعداد میں موجود رہے۔

☆☆ چند سبق آموز حکایتیں ☆☆

حکایت اول: ایک دکاندار سے پوچھا گیا کس طرح اس چھوٹی اور بند گلی میں اپنی روزی روٹی کما لیتے ہو؟ دکاندار نے جواب دیا: میں جس سوراخ میں بھی چھپ جاؤں موت کا فرشتہ مجھے ڈھونڈ نکالے گا تو یہ کس طرح ممکن ہے رزق والا فرشتہ مجھے نہ ڈھونڈ سکے"

حکایت دوم: ایک نیک اخلاق وکردار کا حامل لیکن غریب لڑکا کسی کے گھر اس کی بیٹی کا رشتہ لینے گیا بیٹی کا باپ بولا: تم غریب ہو اور میری بیٹی غربت اور تکالیف کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی اس لئے میں تمہیں اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دے سکتا۔ پھر ایک بد اخلاق و بدکردار لڑکا اسی لڑکی کا رشتہ لینے گیا تو اس کا باپ رشتہ دینے کیلئے راضی ہوگیا اور اس کے بد اخلاق ہونے کے بارے میں یہ کہا اللہ اس کو ہدایت دے گا انشاء اللہ تو اس کی بیٹی نے کہا: بابا جان کیا جو اللہ ہدایت دے سکتا ہے وہ رزق نہیں دے سکتا؟؟؟ یا ان دونوں خداؤں میں کوئی فرق ہے؟

حکایت سوم: حاتم طائی سے پوچھا گیا، تجھ سے زیادہ بھی کوئی سخی ہے؟ کہا: ہاں ہے وہ مرد جس کی دو بھیڑیں تھیں ایک کو ایک رات میرے لئے ذبح کیا تو میں نے اسکے جگر کے لذیذ ہونے کی تعریف کی دوسرے دن صبح اس نے میرے لئے دوسری بھیڑ کو بھی ذبح کیا اور میرے لئے کباب بنائے۔ پوچھا گیا تو نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ کہا کہ میں نے اسکو پانچ سو بھیڑیں دیں تو کہا کہ پھر آپ اس سے زیادہ سخی ہوئے؟ تو حاتم نے کہا نہیں اس کے پاس جو کچھ تھا اس نے مجھے دیا جبکہ میں نے اپنے مال میں تھوڑا سا مال اس کو دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
بمبئی

اداریہ

قوم ڈوب رہی ہے

قوم ڈوب رہی ہے؛ کہاں ہیں قوم کے ملاح جو قوم کے حالات بدل سکتے ہیں، جن کے کاندھوں پر قوم کی تعمیر وتحفظ کی ذمہ داری ہے، انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی عیش پرستی میں بدمست اور اپنی دولت وشہرت، نام ونمود کے نشہ میں مدہوش ہوچکے ہیں۔۔۔۔۔۔

جہالتیں اپنی جڑیں مضبوط کر رہی ہیں، اسلامی تعلیمات کے مطابق ایمانیات وعبادات واخلاق ومعاشرت دیکھنے کو نگاہیں ترس رہی ہیں، قوم بے دین ہو رہی ہے، مگر ہماری مخلص قیادت کی پیشانی پر کبھی کوئی شکن تک نہیں آرہی ہے۔۔۔۔۔

قوم چیخ رہی ہے، بلک رہی ہے، مگر ہمارے رہنماؤں کے ہونٹوں کی خوبصورت مسکراہٹ ذرا سی بھی پھیکی نہیں پڑ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہم نے اپنے شخصی مفادات کی خاطر اپنی خودداری، اپنے ضمیر، اپنی ملی غیرت، اپنے قومی مفادات کا سودا کرلیا، ہم نے اپنی ذاتی زندگی کو سنوارا، بظاہر ہماری زندگی تو جگمگا اٹھی؛ مگر حقیقت میں ہماری زندگی تاریک سے تاریک تر ہوتی چلی جارہی ہے، ہماری نسلیں بگڑ رہی ہے، گھر اجڑ رہے ہیں؛ ہمارے گھروں میں اسلام اجنبی ہورہا ہے، آخر اس سے بھی بڑی تباہی اور بربادی کیا ہوسکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ کہاں ہیں ہمارے احسان کے رویئے۔۔۔۔۔۔؟ کدھر ہے ہمارے ایثار کا جذبہ۔۔۔۔۔۔۔۔؟ کہاں گم ہوگیا احساس ندامت۔۔۔۔؟ آخر حرص وطمع کا یہ زہریلا دھواں کب تک سسکتی انسانیت کا گلا گھونٹتا رہے گا۔۔۔۔؟ کسی شاعر نے کیا خوب کہا

ہو چکا ہے ہمارا ایمان اب اس قدر بے اثر
اپنے گناہوں پہ بھی ہم پشیمان نہیں رہے
کیسے دیں گے تبلیغِ دین کی دعوت ہم کسی کو
ہمارے تو اپنے ہاتھوں میں قرآن نہیں رہے

اس وقت سب سے اہم کام یہ ہے کہ دین کو اور ذمہ داری کو سمجھے، اپنے ایمان کو جگائیں، ذرا نگاہ اٹھا کر تو دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے، مسلمان ہوکر مسلمان ہونے کا خیال نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔! پتہ نہیں آخر کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ان مسلمانوں سے کوئی شکوہ نہیں جو انپڑھ اور جاہل ہیں، ان لوگوں سے شکوہ ہے جو قرآن سنت کے داعی ہوکر بھی قرآن وسنت کے طریقے سے بہت دور ہیں۔۔۔۔۔۔۔اپنی نسل کو بھی عصری تعلیم کے چکڑ میں اسلامی تشخص سے دور کردیا،،، اے کاش! کوئی آواز جس میں بجلی کی کڑک ہو، رعد جیسی گرج ہو، برق جیسی تاثیر ہو، جو ذلت ورسوائی کی نیند سورہی اس قوم کے کانوں کے پردوں کو چیر کر اس کے دلوں میں اتر جائے، جو اپنی قوم سے کہے کہ اٹھو بہت سو چکے ہو، اب بیدار ہوجاؤ، فلاح اور کامیابی کے راستے کی طرف آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔اب غفلت سے جاگے اگر اب بھی نہ جاگے تو صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جاؤ گے سورج بہت اوپر چڑھ چکا ہے۔۔۔اب اٹھ کھڑے ہو۔۔۔اگر آج نہ اٹھے تو پھر تمہاری نسلیں بھی نہیں اٹھ سکیں گی وہ اپاہج، مفلوج اور ذہنی بیمار پیدا ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔آج وقت ہے جو کچھ کر سکتے ہو آج ہی کرو، اس کے بعد پتہ نہیں حالات کا رخ کیا ہوگا، !!! ہم اپنے فرض منصبی اور ذمے داری کا احساس پیدا کریں، اپنے اپنے حلقہ اور علاقہ میں اپنی قوم کو جگائیں اور بیدار کریں اور اس کی شیرازہ بندی کی کوشش کریں۔۔۔۔۔۔اور جہاں بھی کوئی صالح مخلص اور قوم کا ہمدرد ہو، جو قوم کے لئے کچھ کر رہا ہو یا کرنا چاہتا ہو اس کا تعاون کریں اور بھرپور ساتھ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا

کشتیاں ڈوب رہی ہیں کوئی ساحل لاؤ
اپنی آنکھیں میری آنکھوں کے مقابل لاؤ
پھول کاغذ کے ہیں اب کانچ کے گل دانوں میں
تم بھی بازار سے پتھر کے عنادل لاؤ

دیوبندیوں کے گستاخانہ عقائد

ایک دیوبندی نے خواب میں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اردو میں بات کر رہے ہیں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اردو کہاں سے آگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عربی ہیں فرمایا جب سے دارالعلوم دیوبند سے واسطہ ہوا۔ (بُراہین قاطعہ صفحہ نمبر ۲۶ قدیم، براہین قاطعہ صفحہ ۳۰ دارالاشاعت)

دیوبندیوں اب یہ نہ کہہ دینا کہ یہ خواب کا واقعہ ہے ظالمو عام لوگوں کے متعلق خواب کا حکم الگ ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنا حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا ہے پڑھو احادیث مبارکہ اور اپنی گستاخانہ سوچ سے توبہ کرو اب بھی وقت ہے: عن أبي هريره رضی اللہ عنہ قال: قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من رآني في المنام فقد رآني فان الشیطان لا یتمثل بي۔ (صحیح البخاری: ۱۱۱۰ العمل، صحیح مسلم: ۲۲۶۶ الرؤیا) ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے حقیقت میں دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری مثال نہیں بنا سکتا میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم)

درسِ نظامی کب اور کس نے شروع کیا؟

درسِ نظامی جنوبی ایشیا کے دینی، علمی، تدریسی اور تعلیمی نظام میں مشہور اصطلاح ہے، درسِ نظامی دینی تعلیم کا ایسا نصاب ہے کہ پچھلے ساڑھے تین سو سالوں میں جس نے بھی دینی علوم حاصل کر کے دستارِ فضیلت باندھی ہے اس نصاب سے وہ ضرور فیض یاب ہوا ہے۔ "درسِ نظامی" علومِ عربیہ واسلامیہ کا جامع اور ہمہ گیر نصاب ہے۔ یہ اس کی جامعیت ہی کی دلیل ہے کہ ساڑھے تین سو سال بیت چکے ہیں مگر اب بھی یہی نصاب یا تو مِن وعَن یا پھر کچھ تبدیلیوں کے ساتھ جنوبی ایشیا کے ہزاروں مدارس وجامعات میں رائج اور معیارِ فضیلت ہے۔ ان ساڑھے تین سو سالوں میں بڑے بڑے عُلما وفُضلا جو آسمانِ علم وفنّ کے آفتاب و ماہتاب بنے وہ اوّلاً اسی نصاب کے خوشہ چِین ہوئے۔

"درسِ نظامی" آسان لفظوں میں یوں کہیں کہ یہ ایک خاص طریقۂ درس ہے، اس کے تحت طالبِ علم کو شروع ہی سے متعدّد ایسی کتابیں پڑھا دی جاتی ہیں جو ہر اہم علم وفن میں ضروری شُدبُد پیدا کر دیتی ہیں۔ ان میں سے کئی کُتب بانیِ درسِ نظامی کے تلامذہ کی تصانیف ہیں جو ان کے سامنے یا ان کے بعد تصنیف ہوئی تھیں۔ یہ اس نصاب کی خصوصیت ہے کہ نصاب ختم کرنے کے بعد طالبِ علم کثیر فنون کی کتب سمجھنے کی صلاحیت پا جاتا ہے، بالخُصوص توجّہ سے درسِ نظامی پڑھ لیا جائے تو عربی زبان کی زلفِ پریشان کو سنوارنے کے لئے ایڑیاں رگڑنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ درسِ نظامی کی ترتیب یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ استاذُ العُلماء حضرت علّامہ نظامُ الدّین محمد فرنگی محلی رحمۃُ اللہ علیہ کی نسبت سے درسِ نظامی کو "درسِ نظامی" کہتے ہیں لیکن درحقیقت اس سلسلۂ درس کی تاریخ ایک پشت اوپر یعنی ملّا نظامُ الدّین کے والدِ گرامی ملا قطبُ الدّین شہید سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت ملا شہید نے اپنے درس کیلئے ایک خاص طریقہ قائم کیا، وہ یہ کہ ہر فن کی ایک ہی کتاب جو اپنے موضوع پر بہترین ہوتی تھی، پڑھاتے تھے، اسی سے ان کے تلامذہ صاحبِ تحقیق ہو جاتے تھے۔ جبکہ ان کے فرزند حضرت ملا نظام الدین نے ہر ہر علم وفن پر ایک ایک کتاب کا مزید اضافہ کر دیا۔ یوں یہ ہر فن کی دو دو کتابیں پڑھاتے اور بعض ذہین طلبہ کو ایک ہی کتاب پڑھاتے تھے۔ آج کے دور میں ملا نظامُ الدّین کے منتخب کردہ فُنون اور کتب کو ہی "درسِ نظامی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

"فرنگی محل" میں بیٹھ کر حضرت ملا نظام الدین نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا تو پانچ یا چھ سال میں طلبہ کو فارغُ التحصیل ہونے کا موقع ملنے لگا۔ یوں ایک متوسّط ذہن کا طالبِ علم ۱۶ر سے ۱۸ر سال کی عمر میں فضیلت کی دستار باندھنے لگا۔ بانیِ درسِ نظامی کا تعارف درسِ نظامی کے بانی ملا نظامُ الدّین اپنے وقت کے بےنظِیر عالمِ معقولات ومنقولات، ملا قطبُ الدّین شہید سہالوی رحمۃُ اللہ علیہ کے تیسرے فرزند تھے۔ ملا قطب الدین کی علمی لیاقت اور دینی خدمات نے بادشاہِ ہند اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی متأثّر کر رکھا تھا۔ ملا قطب الدین ایک دفعہ اپنے آبائی قصبہ سہالی میں طلبہ کو علومِ نبوی سے سیراب کررہے تھے کہ کچھ شرپسندوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں بےدردی سے شہید کر دیا اور گھر کو آگ لگادی۔ اس واقعہ کے بعد آپ کے خاندان نے سہالی سے ہجرت کی۔ فرنگی محل میں آمد بادشاہِ وقت نے لکھنؤ کے مضافات میں ایک خالی کوٹھی جو "حویلی فرنگی" کہلاتی تھی ملا شہید کے اہل وعیال کے نام کردی۔ اس حویلی کو "فرنگی محل" سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہی وہ جگہ ہے کہ جہاں سے داعیانِ اسلام ومبلغینِ سنّت کی فوجیں تیار ہوکر بحر وبر کی وسعتوں میں چھا گئیں۔ ملا نظامُ الدّین اس وقت ۱۴ر برس کے تھے جب آپ ہجرت کر کے حویلی فرنگی میں جلوہ فگن ہوئے۔ ظاہری وباطنی تعلیم آپ نے بنیادی دینی تعلیم تو اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی، حویلی پہنچ کر مزید تعلیم کیلئے علمائے وقت کی طرف مراجعت کی اور اس دور کے ممتاز وماہر علما سے کتبِ درسیہ پڑھیں۔ علوم نقلیہ وعقلیہ سے فراغت کے بعد باطنی تعلیم کے حصول کیلئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم پیشوا اور ولیِ کامل سیّد عبدالرّزّاق بانسوی رحمۃُ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ منازلِ سلوک طے کیں اور اعزازِ خلافت بھی حاصل کیا۔

مدرسہ فرنگی محل حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی علوم وفنون کی تکمیل کے بعد بقیہ تمام عمر "فرنگی محل" میں درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور تبلیغ واصلاح کا کام کرتے رہے، یہیں پر انہوں نے اپنا مقرّر کردہ نصاب رائج کیا اور اس کی تدریس فرمائی۔ آپ کے درس نے اس قدر قبولیت حاصل کی کہ ہند کے کونے کونے میں آپ کے شاگرد نظر آنے لگے۔ آپ اور آپ کے تلامذہ در تلامذہ کے ذریعے فرنگی محل کا علمی ودرسی فیضان جنوبی ایشیا کے بیشتر ممالک تک جا پہنچا ہے۔ آپ نے "فرنگی محل" کے اس خطۂ زمین کو رشکِ ثُریّا بنا دیا اور ہند کی اس ایک درس گاہ سے ہزاروں مدرّسین، عُلما، محقّقین، مصنفین، مبلّغین اور مصلحین پیدا ہوئے جنھوں نے تاریخ میں بڑے علمی کارنامے سرانجام دیئے۔ دورِ حاضر میں بھی پاک وہند کے ممتاز مدرسین وعلما بالواسطہ آپ کے تلامذہ ہونے کو قابلِ اعزاز گردانتے ہیں اور جو شخص آپ سے شاگردی کا تعلق رکھتا ہے فضلائے عہد کے درمیان امتیاز وخصوصیت کا پرچم بلند کرتا ہے۔ درسِ نظامی کے ابتدائی مشمولات حضرت ملا نظامُ الدّین رحمۃُ اللہ علیہ نے تقریباً ۱۱ر فُنون کی کتب اپنے نصاب میں شامل کی تھیں۔ قران وحدیث چونکہ تمام دینی ضروریات کی بنیاد ہیں اور ان کیلئے عربی زبان کی تعلیم لازمی ہے۔ فارسی اُس دور کی دفتری اور عدالتی زبان تھی اور فقہِ حنفی کو ملک میں رائج قانون کا درجہ حاصل تھا۔ ان کے علاوہ فلسفہ، حکمت، ہندسہ، منطق اور علمِ کلام سمیت دیگر کئی فنون بھی اس نصاب کا حصّہ تھے۔ یوں یہ اس وقت کی دینی وقومی ضروریات پر مشتمل جامع نصاب تھا۔ ۱۱ر مضامین کیلئے مقرّرہ ۴۳ر کُتب پر مشتمل اس نصاب میں معقولات کی کتابوں کی تعداد ۲۰ر تھی جن میں سے منطق کی آٹھ، حکمت کی تین، علمِ کلام کی چار اور ریاضی کی پانچ کتابیں شامل تھیں۔ عُلومِ لسانیات کی چودہ کتابوں میں سے علمُ الصّرف کی سات، عِلمُ النّحو کی پانچ اور بلاغت کی دو کتابیں جبکہ علومِ عالیہ یعنی خالص دینی مضامین کی کل نو کتابوں میں سے فقہ کی دو، اصولِ فقہ کی چار، تفسیر کی دو اور حدیث کی ایک کتاب شامل تھی۔ مختلف اَدوار میں مختلف علاقوں اور جامعات میں درسِ نظامی کے فُنون اور کتابوں میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا رہا ہے کہیں ایک فن کی کتابیں زیادہ شاملِ نصاب رہیں تو کہیں دوسرے فن کی۔ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں بھی کچھ تبدیلی کے ساتھ ان فنون کی کتب شاملِ نصاب ہیں۔ رحلت شریف علوم ومَعارِف کا یہ آفتاب و ماہتاب ۹ر جُمادَی الاُولیٰ ۱۱۶۱ھ مطابق ۸ر مئی ۱۷۴۸ء میں اپنے رب کی رحمت میں چھپ گیا۔ اللہ پاک درسِ نظامی کی بنیاد رکھنے والے اور اسے آگے بڑھانے والے علمائے اہلِ سنّت کی شان وعظمت بلند فرمائے اور ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

مولانا حامد سراج عطاری مدنی

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر ۲۰۲۲ء

دینی مدارس، طلبہ اور مدرسین

مدارس دینیہ اسلامی علوم کے سرچشمہ ہیں۔ دین اور دینی علوم کے فروغ کا براہ راستہ تعلق دینی مدرسوں سے ہے۔ لیکن پچھلے چند سالوں سے عوام الناس کی جانب سے مدرسوں کے تعلق سے جو بے اعتنائی آئی ہے، وہ نہایت ہی کرب ناک اور تشویش ناک ہے۔

ہم اس مضمون میں اس کے اسباب وعلل جاننے کی کوشش کریں گے؛ نیز اس کے لئے کچھ لائحے بھی تلاش کریں گے۔ زمانہ طالب علمی کے بعد سے تدریسی میدان میں ایک عشرہ مکمل کر چکا ہوں، گو یہ عرصہ بہت زیادہ نہیں ہوا، تاہم تلخ وشیریں جو تجربات ہوئے، اس کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ آج بھارت کے دینی مدارس اپنے وجود کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اس کے چند اسباب ہوسکتے ہیں:

طریقہ تدریس: مدرسوں کی جانب طلبہ اور سرپرستوں کی دل چسپی میں کمی کی ایک بڑی وجہ موجودہ طریقہ تدریس بھی ہے۔ ہمارا نصاب اپنے آپ میں مکمل ہے؛ پر حالات کے پیش نظر اس میں اضافے وترمیم ناگزیر ہو جاتی ہے۔ ڈانٹ پلا کر، مار مار کر، چمڑیا ادھیڑ کر، کھال کھینچ کر یا رٹا رٹا کر پڑھانے کا پرانہ طریقہ اب بدلنا ہوگا۔ زمانہ بدل چکا ہے، حالات تبدیل ہو گئے ہیں، آپشنس بڑھ گئے ہیں، طبیعتیں پہلی جیسی سخت جان نہیں رہیں۔ ہمیں درس گاہوں میں رٹانے سے زیادہ مسائل ذہن میں اتارنے پر توجہ دینی ہوگی۔ "کِیا اس ایک مرد نے" جیسے ترجمہ وتمثیل کے بجائے جدید طریقے کی مثالیں دینی ہوں گی۔

کوالیٹی: اہل مدارس جتنی جلدی یہ سمجھ لیں، مستقبل کے لئے اتنا ہی بہتر ہوگا کہ؛ مدرسوں کے ٹوائلیٹس، حمام، ہال، مطبخ اور بیڈ روم کی کوالیٹی بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔ دراصل بچوں کی اصل تربیت ان کے رہن سہن ہی میں ہوتی ہے۔ ایسا ابراہیمی نظر کا طالب علم بہت کم ملے گا جو اپنے معاشرے اور گرد ونواح سے بلند ہو کر سوچے۔ جدید طرز کے دار الاقامے اور ان میں طور طریقے نیز صاف صفائی کا نظم بالکل مہذب ہونا چاہیے۔ عوام اور خواص کو مدرسوں کی جانب راغب کرنے کے لئے ہمیں دار الاقامے، مطبخ، گلیارے اور درس گاہیں اس قابل کرنی ہوگی کہ ہم فخریہ قوم کو دکھا سکیں۔

اصول وضوابط: کسی بھی چیز کے مستقل اور کامیابی سے جاری رہنے کے لئے اصول وضوابط اور ان کی تعمیل بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، پھر چاہے وہ ملک وملت ہو، تنظیم ہو یا تعلیمی ادارے۔

اصول وضوابط کی لا پرواہیوں کی وجہ سے تاریخ نے بڑے بڑے اداروں کو تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ داخلے میں، تعطیلات میں، نصاب ونظام الاوقات میں اصولوں اور قوانین کا تحریری شکل میں ہونا بہت ضروری ہے۔ چاروں طرف صلح کلیت کی ہوا چلی ہوئی ہے، ایسے میں اصول داخلہ میں اسلامی عقائد اور بدمذہبوں کے تعلق سے واضح طور پر اقرار بہر صورت کرالیں۔ طلبہ کے تعلق سے چند اصول لکھ کر ادارہ کے صدر دروازے پر چسپاں کروادیں۔ اساتذہ کے لئے جو اصول وہدایات طے کیے جائیں، انھیں طلبہ میں عام نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ وہ اساتذہ کو اقرار نامے کے ساتھ دے دیے جائیں!

از: انصار احمد مصباحی

☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 46
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲ر ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰ر روپے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہورہا ہے اور قارئین سے داد وتحسین وصول کررہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوائیے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

علمائے اہلسنت یوپی نے رضا اکیڈمی اور سنی جمیعۃ العلماء کے مشن تحفظ ناموس رسالت کی سراہنا کی

الحاج سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کی قیادت کو ہم دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔ مولانا صوفی شرف الدین

مسلمانوں کی بھلائی سیرت سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں مضمر ہے۔ مولانا عباس رضوی

رپورٹ: ظفرالدین رضوی

اترولہ (یوپی): ۱۱ مئی۔ دارالعلوم مظفر العلوم جعفرآباد ضلع بلرام پور یوپی کے زیر اہتمام علمائے اہلسنت، ائمہ کرام و دانشوران حضرات کی ایک اہم نشست ہوئی۔ جس میں اس بات پر غور و خوض کیا گیا کہ ہماری قوم کی لڑکیاں ارتداد کی راہ پر کیوں بھاگی چلی جا رہی ہیں۔ اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے مہمان خصوصی کے طور پر رضا اکیڈمی بھانڈوپ ملنڈ ممبئی کے صدر مولانا ظفرالدین رضوی نے حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے پیغام کو علمائے کرام کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ان دونوں سربراہان کی نگاہیں تحفظ ناموس رسالت کے ساتھ امت مسلمہ کی شہزادیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کیطرف مرکوز ہیں۔ ان کے دل میں یہ بات گردش کر رہی ہے کہ اپنی قوم کی بیٹیوں کو دشمنان اسلام کی بدنظری سے کیسے محفوظ کیا جائے مولانا نے مزید کہا کہ ہم انہیں سربراہان کے پیغام کو لیکر آپ کے درمیان حاضر ہوئے ہیں واضح رہے کہ رضا اکیڈمی کی دینی مذہبی ملی سماجی رفاہی خدمات کی ایک لمبی فہرست ہے جسے مختصر وقت بیان کرنا ناکافی ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ فروری ۲۰۲۳ء کے مہینے میں ترکیہ و سیریا میں جو بھیانک زلزلہ آیا اس کی وجہ سے ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے نہ جانے کتنے لوگ موت کی آغوش میں چلے گئے ان کی مدد کی خاطر حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری نے وہاں جا کر ان زلزلہ متاثرین کی جو مدد کی ہے وہ سنہرے حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے اس طرح سے اور بھی ان کے حسین کارنامے ہیں جن کو بیان کرنے کے لئے بڑا وقت درکار ہے میٹنگ میں سینکڑوں علماء کے روبرو ظفرالدین رضوی نے کہا کہ ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ آپ حضرات سنی جمیعۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کو مضبوط کرنے کے لئے آگے آئیں یہ تنظیمیں آپ کے شانہ بشانہ ہمیشہ کھڑی نظر آئیں گی۔ رضا اکیڈمی کے ایک اور اہم رکن و مبلغ تحریک درود و سلام مولانا محمد عباس رضوی نے رضا اکیڈمی کی کارکردگی کو علمائے کرام کے سامنے بڑی تفصیل سے بیان کی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہر دور میں علمائے کرام نے اسلام اور اس کے اصول کی حفاظت و صیانت کی خاطر اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کی ہیں انہیں کی قربانیوں کی وجہ سے آج ہم چین و سکون کی سانسیں لے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں علمائے کرام سے یہی کہوں گا کہ آپ قوم مسلم کی رہنمائی کے لئے آگے آئیں کیونکہ اس وقت ہماری قوم کی بیٹیوں کو دشمنان اسلام اپنی طرف راغب کرنے کی بھرپور کوشش کرنے میں لگے ہوئے ہیں ان کی منشاء جگ ظاہر ہے ان کے مکر و فریب سے قوم کی بچیوں کو آگاہ کیا جائے اسلام کی باریکیوں اور ہمارے اسلاف اور ماضی کی مقدس ماؤں کی سیرت سے انہیں آشنا کیا جائے علمائے کرام جگہ جگہ بے بگاہے ایسی نشستوں کا انعقاد کریں مسلمان نوجوان بچوں اور بچیوں کی صحیح تربیت کا راستہ تلاش کریں اگر ہم نے یہ کام کر لیا تو کسی حد تک مسلم بچیوں کو فتنہ ارتداد سے بچا سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری قوم کی بچیاں اپنے آپ کو مسلمان تو جانتی ہیں لیکن ان میں اکثر اسلامی تعلیمات سے بالکل ناواقف ہوتی ہیں نماز روزہ جیسے اہم ارکان سے بھی نابلد ہوتی ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ ایسے میں انہیں اسلامی تعلیمات کی کیا قدر ہوگی؟ یہی وجہ ہے جب ان کے سامنے ظاہری اعتبار سے عقل کے خلاف کسی اسلامی حکم پر دشمن کی جانب سے اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ خاموش تماشائی بنی رہتی ہیں اور معترض کی معترف ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کے ذہن و دماغ پر غیر اسلامی امور بھی ناپسندیدہ نہیں لگتے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے لڑکیاں اسلام اور غیر اسلام دونوں کو ایک ہی خانہ میں رکھ دیتی ہیں جس سے ان کیلئے ارتداد کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔ ضلع گونڈہ کے صدر مولانا اسرار احمد فیضی واحدی نے نشست کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں شرپسند عناصر کے مذموم عزائم و مقاصد کو خاک میں ملانے کے لئے ہمارے درمیان دو عظیم شخصیات حضرت مولانا سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کی صورت میں موجود ہیں انہوں نے ہمیشہ قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے شرپسندوں کی سرکوبی کی ہے واحدی صاحب نے کہا کہ ہمارے لئے یہ وقت آرام کا نہیں بلکہ میدان عمل میں آنے کا ہے۔ جس دن ہمارے اندر خود اعتمادی کے ساتھ بیداری پیدا ہو جائے گی اسی دن سے ملک و ملت کا مزید نام روشن ہوگا شرپسند عناصر منہ کے بل اوندھا نظر آئیں گے۔ ہمیں گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے درمیان ہر طرح سے مضبوط دو تنظیمیں موجود ہیں ان کی ہر بات پر ہمیں لبیک کہنے کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے پیغام کو ہمیں گھر گھر پہونچا کر دین و سنیت کے ستون کو مضبوط کرنا ہے۔ خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے شہزادۂ حضور امین شریعت پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت مولانا صوفی شرف الدین برکاتی سربراہ دارالعلوم مظفر العلوم جعفرآباد نے کہا کہ ہم آج بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ محافظ ناموس رسالت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری کی ایماء پر مولانا محمد عباس رضوی اور مولانا ظفرالدین رضوی ہمارے ادارے میں تشریف لائے انہوں نے آج ہماری آنکھیں کھول دیں ہم سوئے ہوئے تھے انہوں نے ہمیں جگانے کا کام کیا ہے۔ بہت دنوں سے سوشل میڈیا کے ذریعے حضور معین المشائخ اور الحاج محمد سعید نوری کے دینی خدمات کو روزانہ پڑھتے آ رہے ہیں مولائے کریم ہمارے ان دونوں قائدین کو نظر بد سے بچائے ان کا سایہ ہم غربائے اہلسنت والجماعت پر تا دیر قائم و دائم فرمائے انہوں نے مزید کہا کہ ہم بہت دنوں سے اس تلاش میں تھے کہ ہمیں کوئی قائد مل جائے تاکہ ہم اس کے اشارے پر دین و سنیت کا کام کر سکیں رب کا فضل ہے کہ آج ہمیں ایک قائد نہیں بلکہ حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کی شکل میں دو دو قائد میسر ہیں ان کے مشن کو ہمیں آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ نشست میں موجود تمام علمائے کرام نے صوفی صاحب کی باتوں کی بھرپور تائید فرمائی اور اپنے اپنے قیمتی و گرانقدر خیالات، تاثرات، اور آراء سے نوازا۔ انصار العلوم دھسواں کے پرنسپل مولانا غلام جیلانی فیضی نے کہا کہ قوم کی بچیاں مرتد کیوں ہو رہی ہیں اس حوالے سے انہوں نے اس کے وجوہات، اسباب و عوامل پر کھل کر بات کی۔ جہیز کی مانگ جیسی لعنت کے خاتمے کی بات کرتے ہوئے کہا کہ لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم پر ہمیں غور کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ جعفرآباد اور قرب و جوار سے آئے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ سب سے پہلے ہم علمائے اہلسنت والجماعت آپس میں اتحاد قائم کریں۔

انہوں نے کہا کہ ممبئی سے ہمارے مہمان حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کا جو پیغام لیکر یہاں پر آئے ہیں ان پر ہمیں مل جل کر عمل کرنے کی ضرورت ہے ظاہر سی بات ہے ہمارے ان دونوں مہمان سنی جمیعۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کے سربراہان کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمارے درمیان موجود ہیں علمائے کرام نے مزید کہا کہ حضور معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری نے آج پوری قوم سے مخاطب ہیں کہ اپنے بچوں کے نکاح کو آسان بنائیں جہیز مانگنے پر پابندی عائد کرنی چاہئے اس کا ہر طرح سے بائیکاٹ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نشست میں موجود تمام علمائے کرام نے حضور معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کی قیادت کو دل و جان سے تسلیم کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمیں اب فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے پاس حضرت معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری جیسی عظیم شخصیات موجود ہیں جن کے قلوب کی دھڑکنیں ہمیشہ دین و سنیت کی نشر و اشاعت میں لگی ہوئی ہیں۔ جن علمائے اہلسنت نے نشست میں شرکت کی ان کے اسماء اس طرح ہیں مولانا اعجاز القمر ممبئی، علامہ عبدالحق مصباحی، مفتی عبدالسلام جامعی قاضی شہر حسین آباد، علامہ رفیق احمد الحسینی صدر مدرس حمایت العلوم گجپور، مولانا توفیق رضا حمایت العلوم، علامہ غلام جیلانی فیضی صدر مدرس انصار العلوم، علامہ علاؤالدین مصباحی اترولہ، قاری ابراہیم نوری نور العلوم عتیقیہ مہراج گنج، مولانا شمس الدین نوری، مولانا محمد انوار حمی، مولانا صابر علی سرسیا، مولانا کہف الوریٰ مصباحی، حافظ جعفر القادری مدرسہ گلشن نوری، مولانا غلام رسول، مولانا محمد جنید عالم محمد ڈیہہ کشن پور، مولانا محمد ضیاءاللہ، مولانا امیر الحسن، مولانا اکرام اللہ، مولانا حامد علی سبحانی، مولانا نور محمد رضوی، مولانا غلام احمد رضا نوری، شان محمد، محمد ذیشان رضا، نور محمد واحدی، مولانا محمد علی حسن قادری انوار ملت کے علاوہ اور بھی علماء شریک نشست رہے۔

بقیہ: مٹیا محل جامع مسجد میں----

بعد نماز مغرب ماہ نامہ کنزالایمان دہلی کے دفتر میں فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی محفل منعقد ہوئی جس میں مولانا ہارون رشید اشرفی صاحب نے فاتحہ خوانی کی، درود تاج کا ورد کیا، حاجی معین الدین اشرفی صاحب کی دعا پر مجلس ختم ہوئی اور مہمانوں کی ضیافت کی گئی. دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی محفل میں مولانا غلام حسن قادری، مولانا محمد ظفرالدین برکاتی مصباحی، محمد امام الدین صالح پوری، محمد احمد ابن حافظ محمد قمرالدین رضوی مرحوم، ضیاء بھائی ابن مفتی محمد یامین نعیمی وغیرہ مقامی کتب خانوں کے مالکان و صاحبان شریک تھے.

بریلی شریف کے مفتی محمد اعظم رضوی بریلوی ٹانڈوی صاحب اور کلیہ بنات الامجدیہ قصبہ گھوسی کی معلمہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی جو ۹۲ رسال تک زندہ رہیں اور ۱۹۷۳ء سے ۲۰۱۵ء تک مسلسل تعلیم و تدریس سے جڑی رہیں. رضوی کتاب گھر دہلی سے چھپی ہوئی مولانا یاسین اختر مصباحی صاحب کی سبھی کتابوں کی نمائش بھی کرائی گئی تاکہ ایک مرتبہ ان کتابوں کے موضوعات روشن ہو جائیں.

بقیہ: ہریالہ (باڑمیر راجستھان) میں----

حضرت علامہ الحاج پیر سید نور اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ عمر خضری عطا فرمائے اور آپ کے علم و عمل اور اقبال میں مزید بلندیاں عطا فرمائے۔

علاقے کے معزز لوگوں کا کہنا ہے کہ "ہمیں باشندگان ہرپالیہ پر ناز ہے کیونکہ اس گاؤں کے لوگوں نے سماج کو مالی نقصان سے بچانے اور وقت جیسی انمول دولت کی بربادی سے بچانے کا اپنے اس عمل و پیش قدمی سے ہماری سماج کو بہت ہی اچھا پیغام دیا ہے" -اگر یہ اجتماعی شادی کا پروگرام نہ ہوتا تو اتنے سارے لوگوں کی شادیاں کم از کم 2 مہینے میں ہوتیں، جسے صرف ایک دن میں انجام دے دیا جائے گا، اس اجتماعی شادی سے کس قدر وقت اور پیسوں کی بچت ہے یہ کسی ذی شعور پر مخفی نہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ یہ اچھی رسم اب بتدریج پورے علاقۂ تھار میں رائج ہوگی [ان شاءاللہ تعالیٰ]

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کی فضول چیزوں اور غلط رسم و رواج سے بچائے، سماج و معاشرے میں پھیلی برائیوں کو ختم کرنے اور قوم و ملت کو اعلیٰ مقام پر پہنچانے والے قائد و لیڈر نصیب کرے جو حالات کی نزاکت کو سمجھنے کا شعور رکھتے ہوں۔ مذکورہ اطلاع مولانا باقر حسین قادری انواری کے ذریعہ دیا۔

کُچھ غلطیاں جُرم ہُوا کرتی ہیں

پرانے وقتوں کی بات ہے ایک قبیلے کا سردار اپنے گھوڑے پر سوار کسی صحرا سے گزر رہا تھا، دوران سفر اس نے ایک شخص کو ریت میں دھنسا پایا۔ اس نیک دل سردار نے نیچے اتر کر اس شخص کے جسم پر سے ریت ہٹائی اور اس بے ہوش آدمی کو ریت سے نکالا۔ پھر اس کا سر گود میں لیا اور چہرہ ہلایا ساتھ ساتھ آواز دی۔ اتنے میں اس بے ہوش انسان نے اپنی آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھولی تو سردار نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے کان میں کہا۔ ارے آپ اس تپتے صحرا میں زندہ ہیں۔ تو، وہ آدھی کھلی آنکھوں کے ساتھ پانی پانی کی آواز لگانے لگا۔ کہنے لگا اگر میں نے پانی نہ پیا تو مر جاؤں گا، سردار نے فوراً اسے پانی پلایا اور اسے مکمل ہوش میں لایا۔ اس شخص نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور سردار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا۔ اے رحم دل انسان آپ کی بدولت مجھے زندگی ملی ہے میرا تو یہ علاقہ بھی نہیں اور میرا گھوڑا شاید کہیں بھاگ گیا ہے، کیا آپ ایک احسان اور کر دیں گے۔ سردار نے پوچھا وہ کیا؟ کہا مجھے قریب کسی گاؤں میں چھوڑ دیں تاکہ میں نئی سواری کا انتظام کر سکوں۔ سردار نے حامی بھری اور سردار گھوڑے پر سوار ہو کر اس اجنبی سے کہنے لگا، آ جاؤ میرے پیچھے بیٹھ جاؤ، وہ شخص بمشکل زمین سے اٹھا اور اٹھ کر دو تین بار گھوڑے پر سوار ہونے کی کوشش کی مگر ہر بار جسمانی کمزوری کے باعث گر جاتا۔ پھر سردار سے کہا، اس سنگدل صحرا نے میرے جسم کی ساری طاقت نچوڑ لی ہے، براہ کرم کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اتریں اور گھوڑے پر سوار ہونے میں میری مدد کریں. سردار بخوشی اتر کر اس اجنبی کو گھوڑے پر بٹھانے میں مدد کرنے لگا، اجنبی جیسے ہی گھوڑے پر سوار ہوا، اس نے ایک زوردار لات سردار کے پیٹ میں رسید کی اور گھوڑے کو ایڑ لگا کر بھگا لے گیا. سردار نے پیچھے سے آوازیں دیں، تو اس اجنبی شخص نے رک کر کہا، شاید تم شرمندگی محسوس کر رہے ہو کہ ایک اجنبی کے ہاتھوں دھوکا کیسے کھا گیا. سنو میں تو ایک ڈاکو ہوں اور اس مہارت سے ہی لوٹتا ہوں یہ مت سوچو کہ میں تمھیں بھیک مانگنے پر بھی گھوڑا واپس کر دوں گا اب یہ میرا ہے۔ سردار نے جواب دیا کہ میں ایک قبیلے کا سردار ہوں، اور بھیک مانگنا یا رحم کی درخواست کرنا ایک سردار کی شان کے خلاف ہوتا ہے، میں تم سے فقط یہ کہنا چاہتا ہوں کہ، بات میری شرمندگی کی نہیں ہے، بلکہ جب تم کسی منڈی میں اس گھوڑے کو فروخت کرنے جاؤ گے، تو اس نایاب نسل کے گھوڑے کے متعلق لوگ ضرور پوچھیں گے، تو انہیں میرا بتانا کہ فلاں قبیلے کے فلاں سردار نے مجھے تحفتاً دیا تھا، کسی بھی محفل میں صحرا میں لاچار اور بے یار و مددگار شخص کا روپ دھار کر مدد حاصل کرنے کے بہانے لوٹنے کا قصہ مت سنانا" ورنہ لوگ بے رحم صحراؤں میں مدد کے طلبگار اجنبیوں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں گے" انسان کمزور اور ضعیف ہے ایک چور بھی انسان ہے اور ایک عابد بھی انسان ہے ایک بادشاہ بھی انسان ہے اور ایک گداگر بھی ایک عطا کرنے والا سخی اور ایک کشکول اٹھائے مانگنے والا فقیر بھی انسان ہے۔ عدالت کے منصب قضا پر فیصلہ کرنے والا جج بھی اور مجرم کو سزا دلوانے والا وکیل اور مجرم کو بچانے کی کوشش کرنے والا وکیل بھی انسان ہے۔ بیماری سے تڑپنے والا مریض اور اس کے درد کو کم یا بڑھا دینے والا ڈاکٹر بھی انسان ہے۔ غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہے مگر کچھ غلطیاں صرف آپ کی ذات کو وقتی نقصان نہیں دیتی بلکہ کسی روپ کسی کردار کسی مقام کسی منصب کا مکمل امیج ہی برباد کر دیتی ہیں۔ لوگ اس منصب اس نام پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کچھ منصب ایسے بھی ہوتے ہیں جہاں ذاتی خواہشات کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے جامع الفاظ ہیں کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے جو اس کے ذمہ ہے اور اس سے اس بارے قیامت کے روز سوال ہوگا۔ ہم آج اپنی ناکامیوں کا بوجھ بھی دوسروں پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ خدارا ایسا مت کیجیے۔ آپ میں سے ہر انسان اس معاشرے میں اتنا ہی قیمتی اور اہم ہے جتنا ایک بادشاہ یا حکمران۔ خوبصورت گھر سے لے کر خوبصورت معاشرے تک ہم میں سے ہر ایک پر کڑی ذمہ داریاں ہیں۔ اپنے منصب اپنے عہدے کی لاج رکھیے۔ دوسروں کے باعمل ہونے کا انتظار مت کیجیے جتنا علم ہے اس پر آج سے ہی عمل کیجے۔ دوسروں کے گناہوں کا واویلا کرنے یا دوسروں کی غلطیوں پر تبصرے کرنے کی بجائے اپنے حصے کا کام مکمل کیجیے ایسا نہ ہو کہ آپ بھی غلط ہو جائیں اور پھر زندگی وضاحتوں کی نذر ہو جائے۔ حقوق پورے کیجیے معاملات درست کیجیے۔ آپ شاگرد ہیں یا اولاد ہیں آپ والد ہیں یا استاد ہیں آپ ماں ہیں یا باپ ہیں آپ دکاندار ہیں یا خریدار ہیں آپ مزدور ہیں یا ٹھیکیدار ہیں۔ آپ فنکار ہیں یا کارساز ہیں کچھ بھی ہیں قاری ہیں یا لکھاری ہیں آپ اپنی حیثیت اپنے دائرے میں کچھ ذمہ داریاں رکھتے ہیں بس ان کو حسن خوبی سے سرانجام دیجیے اور عطا ہوئے منصب کی لاج رکھیے تاکہ کوئی اس منصب کو گالی نہ دے اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 48 DATE: 22 May to 28 May 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

ایمان وعقیدہ کی سلامتی کیلئے علم دین حاصل کیجئے

دارالعلوم اہلسنّت سیدنا امیر حمزہ کے اجلاس میں حضرت سید فاروق میاں کا اظہار خیال

شہزادۂ فاروق میاں مولانا حضرت سید محمد عمر سلطان علیمی کا استقبال و تہنیت

مالیگاؤں: ہمیں اپنے بچوں کو علم دین سکھانا چاہیے۔بچیوں کو بھی حصول علم دین کے لیے آمادہ کریں۔ ایمان وعقیدہ کی سلامتی کیلئے علم دین حاصل کیجئے۔اس طرح کا اظہار خیال شیخ طریقت حضرت مولانا سید محمد فاروق میاں چشتی مصباحی صاحب نے ۱۵/مئی ۲۰۲۳ء بروز پیر کی شب منعقدہ اجلاس میں کیا۔ دارالعلوم اہلسنّت سیدنا امیر حمزہ کے سالانہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام آسائشیں چھوڑ کر اس لیے میں نے مولانا سید محمد عمر سلطان علیمی عرف محمد میاں کو پڑھایا کہ یہ دین وسُنّیت کی خدمت انجام دیں۔آپ لوگوں کی حوصلہ افزائی کیلئے ممنون ہوں۔اس موقع پر شہزادۂ فاروق میاں مولانا سید محمد عمر سلطان علیمی کا استقبال کیا گیا۔درجنوں سرکردہ شخصیات نے پھول، مومنٹو، فریم وغیرہ سے استقبال کیا۔نوری مشن واعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل نے اسلامی انسائیکلوپیڈیا" موسوعہ اسلامیہ" از علامہ ارشد القادری کا سیٹ نذر کیا۔ازیں قبل فضیلت علم دین کے عنوان پر مولانا نورالحسن مصباحی (صدر المدرسین دارالعلوم اہلسنّت سیدنا امیر حمزہ) نے پُرمغز خطاب کیا۔اظہار تشکر میں شکیل احمد سبحانی نے کہا کہ حصول علم دین کے لیے حضرت سید فاروق میاں چشتی مصباحی نے اپنے شہزادۂ گرامی مولانا سید محمد عمر سلطان علیمی کو دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بھیجا۔دارالعلوم سلطانیہ چشتیہ دھولیہ کی سرزمین پر اہل سنّت کا عظیم قلعہ ہے جسے حضرت سید فاروق میاں چشتی مصباحی صاحب نے قائم کیا۔آپ کی خدمات لائق تحسین ہیں۔نظامت کے فرائض امتیاز خورشید چشتی نے انجام دیے۔ دارالعلوم کی روداد عزیز الرحمان منا سر نے پیش کی۔اس موقع پر دارالعلوم اہلسنّت سیدنا امیر حمزہ کے شعبۂ حفظ سے فارغ بچوں کی دستار بندی کی گئی۔قراءت اور نعت خوانی سے بزم کا آغاز ہوا۔منظوم تہدیہ امتیاز صابری نے پیش کیا۔اس موقع پر مفتی عابد حسین امجدی، مولانا عقیل رضوی، حافظ عمر فاروق رضوی، حافظ وسیم، حافظ دلشاد، حافظ کونین، حافظ احسان رضا، حافظ پیر محمد، ڈاکٹر حامد اقبال، غلام مصطفیٰ رضوی، خالد اختر چشتی، غلام فرید، عثمان غنی، ڈاکٹر جاوید چشتی، محمد ابراہیم راجو رضوی سمیت درجنوں تنظیموں کے نمائندگان موجود تھے۔ بزم سجانے میں محمد مصطفیٰ آفندی سر، مشیر سر، منصور سر، اظہر بھائی، ساجد بھائی نیز مسجد خیر النساء انجمن انتظامیہ کمیٹی کے ذمہ داران اور خانقاہِ سلطانیہ چشتیہ کے ذمہ داران موجود تھے۔سلام ودعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ٹیامحل جامع مسجد میں منعقد ہوا تعزیتی اجلاس اور محفل ایصال ثواب

حضرت مولانا یاسین اختر مصباحی اور مفتی محمد اعظ رضوی بریلوی کو یاد کیا گیا

نئی دھلی: اس ماہ کے پہلے ہفتے میں جماعت اہل سنت کے تین بڑے علمائے دین دنیا سے رخصت ہوئے جن میں ایک خاتون ہیں محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ جو بہار شریعت کے مصنف صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی صاحب کی صاحب زادی ہیں، دوسری شخصیت مفتی محمد اعظم رضوی بریلوی ٹانڈوی صاحب ہیں جو بریلی جنکشن اسٹیشن کی نوری مسجد کے امام و خطیب تھے تاحیات رہے اور مسجد بی جی بریلی شریف میں قایم مدرسہ مظہر الحق میں استاذ حدیث وفقہ تھے اور تیسری عظیم عالم دین شخصیت مولانا یاسین اختر مصباحی صاحب ہیں جو تعلیم وتدریس کے بعد تصنیف وتالیف اور تحقیق وترجمہ کی دنیا میں معروف ومقبول عالم دین رہے ہیں، دہلی میں دار القلم قادری مسجد ذاکر نگر آپ کی تعمیری زندگی کی یادگار ہے اور ہندوستان کی تاریخ آزادی وانقلاب ۱۸۵۷ء پر آپ کی پانچ چھ کتابیں آپ کو رہتی دنیا تک زندہ رکھیں گی. مذکورہ خیالات کا اظہار نماز جمعہ کے بعد فاروقیہ بک ڈپو میں قرآن خوانی کی تقریب میں مولانا محمد ہارون رشید اشرفی نے کیا.جانشین مفتی اعظم راجستھان حاجی معین الدین اشرفی صاحب کی دعاؤں پر محفل ختم ہوئی.

بقیہ صفحہ ۳ ☜ پر

مال ودولت محبت سے حاصل ہوتے ہیں

ایک عورت کسی کام سے گھر سے باہر نکلی تو گھر کے باہر تین اجنبی کو بیٹھے دیکھا،عورت کہنے لگی میں آپ لوگوں کو جانتی نہیں لیکن لگتا ہے کہ آپ لوگ بھوکے ہیں چلیں اندر چلیں میں آپ لوگوں کو کھانا دیتی ہوں ان بزرگوں نے پوچھا: کیا گھر کا مالک موجود ہے؟ عورت کہنے لگی: نہیں، وہ گھر پر موجود نہیں انہوں نے جواب دیا: پھر تو ہم اندر نہیں جائیں گے رات کو جب خاوند گھر آیا تو عورت نے اسے سارے معاملے کی خبر دی وہ کہنے لگا: انہیں اندر لے کر آؤ! عورت اُن کے پاس آئی اور اندر چلنے کو کہا! انہوں نے جواب دیا: ہم تینوں ایک ساتھ اندر نہیں جاسکتے عورت نے پوچھا: وہ کیوں؟ ایک نے یہ کہتے ہوئے وضاحت کی: اس کا نام ”مال“ ہے اور اپنے ایک ساتھی کی طرف اشارہ کیا، اور اس کا نام ”کامیابی“ ہے اور دوسرے ساتھی کی طرف اشارہ کیا، اور میرا نام محبت ہے، اور یہ کہتے ہوئے بات مکمل کی کہ جاؤ اپنے خاوند کے پاس جاؤ اور مشورہ کرلو کہ ہم میں سے کون اندر آئے؟ عورت نے آ کر خاوند کو سارا ماجرا سنایا، وہ خوشی سے چلا اٹھا اور کہنے لگا: اگر یہی معاملہ ہے تو ”مال“ کو اندر بلا لیتے ہیں گھر میں مال ودولت کی ریل پیل ہو جائے گی! عورت نے خاوند سے اختلاف کرتے ہوئے کہا: کیوں نہ ”کامیابی“ کو دعوت دیں؟ میاں بیوی کی یہ باتیں اُن کی بہو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی سن رہی تھی، اُس نے جلدی سے اپنی رائے دی: کیوں نہ ہم ”محبت“ کو بلا لیں اور ہمارا گھرانہ پیار ومحبت سے بھر جائے! خاوند کہنے لگا: بہو کی نصیحت مان لیتے ہیں، جاؤ اور ”محبت“ کو اندر لے آؤ عورت باہر آئی اور بولی: آپ میں سے ”محبت“ کون ہے وہ ہمیں مہمان نوازی کا شرف بخشے گھر والوں کا مطلوبہ شخص اٹھا اور اندر جانے لگا تو اس کے دونوں ساتھی بھی کھڑے ہوگئے اور اس کے پیچھے چلنے لگے، عورت حیران وپریشان اُن کا منہ دیکھنے لگی عورت نے ”مال“ اور ”کامیابی“ سے کہا: میں نے تو صرف ”محبت“ کو دعوت دی تھی، آپ دونوں کیوں ساتھ جارہے ہیں؟ دونوں نے جواب دیا: اگر تم نے ”مال“ یا ”کامیابی“ میں سے کسی کو بلایا ہوتا تو باقی دونوں باہر رہتے لیکن تم نے کیونکہ ”محبت“ کو بلایا ہے یہ جہاں ہو ہم اس کے ساتھ ہوتے ہیں، جہاں ”محبت“ ہوگی وہاں ”مال“ اور ”کامیابی“ بھی ملیں گے خلاصہ کلام: اپنے دل میں اور اپنے عزیزوں اور ساتھیوں کے دلوں میں محبت پیدا کیجئے، آپ ایک کامیاب شخصیت کے مالک بن جائیں گے یاد رکھئے: اگر آپ ”محبت“ کے ساتھ دوسروں سے پیش آئیں تو آپ کی مثال اس چراغ کی سی ہے جس کے گرد لوگ اندھیرے میں اکٹھے ہوجاتے ہیں!

حضرت امیر خسرو کا ۷۱۹/واں عرس مبارک اختتام پذیر

قل شریف وفاتحہ خوانی کی تقریبات درگاہ شریف میں اور منقبتی مشاعرہ وتبلیغی روحانی اجتماع عرس محل میں ہوئیں

نئی دھلی: ۱۲/مئی ۲۰۲۳ء ورع ، مشتبہ اور مشکوک چیزوں سے پرہیز کرنے کا نام ہے اور تقویٰ، حرام چیزوں سے پرہیز کرنے کا نام ہے اور قرب الٰہی ورع کی بنیاد پر یقینی ہوتا ہے جب کہ تقویٰ عام مومنین کا شیوہ ہونا چاہیے، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کو محبوب الٰہی کا درجہ ورع کی بنیاد پر حاصل ہوا ہے، اس لئے ہمیں عمل بھی کرنا چاہیے اور حضرت محبوب الٰہی کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہوئے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ورع کو اپنی زندگیوں میں اتارنے کی توفیق عطا فرمائے. عرس حضرت امیر خسرو کی خطابی تقریب کل ہند روحانی تبلیغی اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے مقرر خصوصی علامہ محمد شاکر علی نوری نے "قرب الٰہی" کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے یہ کلمات کہے. عرس مبارک کی سبھی تقریبات، پیر خواجہ فرید احمد نظامی سید بخاری صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کی سرپرستی وصدارت میں منعقد ہوئیں اور پیرزادہ سید سراج مدنی نظامی جنرل سیکرٹری عرس تقریبات کمیٹی کی نظامت میں اختتام پذیر ہوئیں، نقابت کے فرائض جامعہ حضرت محبوب الٰہی کے بانی وناظم اعلیٰ مولانا محمد جنید عالم قادری نظامی نے انجام دیے، قرب الٰہی پر دوسرا خطاب علامہ ڈاکٹر جوہر میاں شفیع آبادی کا ہوا، مولانا محمد ظفر الدین برکاتی مصباحی مدیر ماہ نامہ کنز الایمان دہلی نے "امیر خسرو- رشک رومی وجامی شاعر ہندی" کے موضوع پر معلوماتی مقالہ پیش کیا، قاری شکیل احمد نظامی کشی نگری، مولانا پھول محمد نعمت رضوی نیپال و دیگر شعراء نے نعتیہ ومنقبتی کلام پیش کیا جب کہ متعدد سماع خوانوں نے دونوں شب عرس محل میں سماع وقوالی پیش کی صوفی علی شیر نظامی اور صوفی عبدالرشید وغیرہ نے صلوۃ وسلام پڑھا اس تقریب میں خصوصی طور پر سید انفال نظامی، سید غفران اشرفی، اظہر مسعودی ودیگر علماء نے شرکت کی پہلے دن درگاہ شریف میں حضرت امیر خسرو کے مزار مبارک پر گل پوشی وفاتحہ خوانی سے عرس مبارک شروع ہوا جب کہ اٹھارویں شریف کا بڑا قل بروز منگل صبح ۱۱/بجے ہوا اور آخری دن طاق بزرگ میں مولیٰ علی کی نیاز پر عرس مبارک ختم ہوا جس میں وطن عزیز ہندوستان کی فلاح وسلامتی اور سماج میں امن وشانتی کی دعائیں کی گئیں دعا کے بعد سبھی عقیدت مندوں کو لنگر پیش کیا گیا عرس کی تمام تقریبات میں جامعہ حضرت محبوب الٰہی درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کے اساتذہ وطلبہ نے انتظام واہتمام اور ضیافت میں اپنی خدمات بحسن وخوبی پیش کیں. عرس مبارک میں بیرون ممالک اور ہندوستان کے بے شمار عقیدت مندوں نے شرکت کی اور عرس محل میں ہونے والے آل انڈیا منقبتی مشاعرہ کو آل انڈیا ریڈیو کے ذریعے دنیا بھر کے عقیدت مندوں نے دیکھا سنا.

ہرپالیہ [باڑمیر، راجستھان] میں دوسری بار اجتماعی شادیوں کی مثالی اور شاندار تقریب

نکاح خوانی ۱۴/مئی کو ایک ہی دن ۱۲۰/دولہا دلہن بنیں گے زندگی کے ہم سفر!

ہندوپاک کے سرحدی علاقہ "علاقۂ تھار" کے باڑمیر ضلع کے سیڑوا تحصیل کے تحت ہرپالیہ نامی گاؤں میں دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے مجلس منتظمہ واجتماعی شادی کمیٹی ہرپالیہ کے زیر نگرانی اور دارالعلوم انوار مصطفیٰ کے مہتمم وشیخ الحدیث نور العلماء شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کی قیادت وسرپرستی میں ۱۴/مئی ۲۰۲۳ عیسوی بروز اتوار حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ کے اوطاق میں بہت بڑے پیمانے پر اجتماعی نکاح وشادی کے پروگرام کا اہتمام کیا گیا ہے۔

یہ گرام پنچایت ہرپالیہ کے لوگوں کا ایک مثالی وتاریخی اور لائق تعریف وتحسین وتبریک عمل وپیش رفت ہے کہ ایک ہی جگہ اور ایک ہی پنڈال کے نیچے ۱۲۰/دولہا ودلہن کی شادی ونکاح خوانی ہوجائے گی اور وہ شادی کے پاک بندھن میں بندھ اور زندگی کے ہم سفر بن کر ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے۔اس لائق تعریف اور نیک عمل سے جہاں قوم کے لوگوں کا وقت برباد ہونے سے بچ رہا ہے وہیں شادی بیاہ کے مواقع پر جو فضول خرچی اور بے جا وغیر شرعی رسم ورواج پر عمل کیا جاتا تھا اس پر لگام لگ رہا ہے اور لوگ بہت ساری پریشانیوں سے بھی بچ رہے ہیں۔بلاشبہ ہرپالیہ گاؤں کے زندہ دل اور جیالے لوگوں نے سندھی سماج اور دوسرے برادران وطن کے لیے ایک بہترین عملی نمونہ پیش کیا ہے۔

باشندگان ہرپالیہ کے اندر ایسی مثبت اور بہترین واصلاحی سوچ وفکر پیدا کرنے والے شیخ طریقت

بقیہ صفحہ ۳ ☜ پر

جوارِ حضرت امام بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں چند ساعتیں

غلام مصطفیٰ رضوی نوری مشن مالیگاؤں

سلفِ صالحین واولیاے کاملین کے تابندہ نقوش سے تاریخ ہند کے اَوراق جگمگا رہے ہیں۔انہیں کی جدوجہد سے ہند کا ظلمت کدہ بقعۂ نور بنا۔ فضاے ہند میں آج بھی اولیائے کرام کی اذانِ سحر کا ارتعاش محسوس ہوتا ہے۔ بُتانِ شرک لرزہ براندام ہیں۔ ایوانِ باطل ان بندگانِ خدا کی صدائے تکبیر سے لرز رہا ہے:

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی امروز
نہیں معلوم ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

حضرت سید علاء الدین امام بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ اولیاے خاندیس میں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کے معاصر وفیض یافتہ تھے۔ متقی، عابد، زاہد اور مجاہد وغازی تھے۔

والد ماجد کا اسم گرامی سید عبداللہ ہے۔شجرۂ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

ایک واقعہ: حضرت سید علاء الدین امام بادشاہ، بارگاہِ خواجۂ ہند میں تشریف فرما تھے۔ایک سید صاحب آئے۔ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا تذکرہ فرمایا۔ کہا کہ: خاندیس میں ایک گاؤں نذر بار ہے۔ وہاں کا راجہ رائے نند ہے۔ میں وہاں پہنچا۔راجہ کو جب علم ہوا کہ میں سید ہوں۔ اس نے کہا کہ اسے مار ڈالو۔ مجھ کو ایذا دی گئی۔ میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ جوروستم کیا گیا۔ یہ سُنتے ہی خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سید علاء الدین امام بادشاہ پر نظر ڈالی اور فرمایا: تم جاؤ اور وہاں جہاد کرو۔ اور دین اسلام قائم کرو۔ امام بادشاہ مجاہدین کے ساتھ نذر بار (نندربار) آئے۔ جہاد فرمایا۔ کفار پر فتح پائی۔ اسلام غالب آیا۔ چند بزرگ شہید ہوئے جن میں حضرت شیر ابوالغازی بھی شامل ہیں۔ امام بادشاہ بھی درجۂ شہادت پر فائز ہوئے:

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری
مرے درویش خلافت ہے جہانگیر تری
ما سوا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری

فیضانِ نظر: آپ سے کرامتوں کا اظہار ہوتا تھا۔ کفار آتے اور دل کی دنیا بدل جاتی۔ داخلِ اسلام ہونے والوں کی تعداد بہت ہے۔ آپ کی حلقۂ اولیا میں مقبولیت اور شان وعظمت کے ضمن میں یہ روایت پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

شاہ محمد علی رضا نے سفرنامے میں یہ لکھا ہے کہ: میں نے عرب وعجم کی سیر کی۔ تقریباً ٦ ہزار بزرگوں سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ فیض یاب ہوا۔ ٦ شخص ان میں بڑے بزرگ پائے۔ ۱: خواجہ معین الدین ۲: خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳: شیخ فرید الدین گنج شکر ٤: خواجہ نظام الدین اولیا ٥: شیخ احمد سرہندی ٦: سید علاء الدین امام بادشاہ علوی

وصال: ۹/محرم الحرام ٦١٢ھ میں شہید ہوکر واصل حق ہوئے۔ عرس کا اہتمام ۱۰-۱۱ محرم الحرام کو ہوتا ہے۔ مزارِ اقدس نذر بار (نندربار) میں ایک بلند ٹیکری پر واقع ہے۔ عالی شان گنبد شوکت وشجاعت کا مظہر ہے۔ کشادہ وپختہ دالان ہے۔ حاکم خاندیس ملک ناصر فاروقی نے آستانہ کی تعمیر کی۔ مسجد کی تعمیر بزرگ چمن شاہ نے کی۔ کشادہ احاطہ اور بلند گیٹ شاہِ گجرات محمود بیگڑہ نے بنوایا۔ رنگ محل کی تعمیر مغل بادشاہ شاہجہاں کے عہد میں نوابِ چھلی نے کی۔

طرزِ تعمیر خلد آباد دکن کے مزارات سے مماثلت رکھتا ہے۔ جس میں پختہ شاہ آبادی فرش کا استعمال کیا گیا ہے۔ پُرفضا علاقہ ہے۔ وقفے وقفے سے جب ہوائیں چلتی ہیں تو کیف وسُرور کا احساس ہوتا ہے۔ مواجہ میں جلالت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ شہادت کی منزل پانے والے بزرگ کی بارگاہ میں عزائم کو توانائی ملتی ہے اور فکر کو استحکام۔

حاضری کے لمحات: ۷/مئی ۲۰۲۳ء اتوار کی شام ایک نجی کام سے اچانک نندربار کا سفر درپیش ہوا۔ فرید رضوی ونعیم رضوی ہمراہ تھے۔ شب کا وقت تھا۔ اندھیرے کا احساس بڑھ رہا تھا۔ لیکن دربار حضرت امام بادشاہ پُرنور وپُرسکون تھا۔ عبدالحفیظ رضوی ساکن نندربار کے ہمراہ حاضری ہوئی۔ جلالت مآب دربار ہے۔ جہاں ہر طرف نور ونکہت کا پہرہ ہے۔ دربار کی حاضری سے دل کو سکون اور ایمان کو تازگی ملتی ہے۔ سچ ہے: اللہ والوں کی یادوں میں سکون ہے، اُن کی باتوں میں سکون ہے، ان کی بارگاہوں میں سکون ہے۔ ایسے پُرکیف دربار کی حاضری سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ! ان کے فیض سے باریاب فرمائے۔ ان کے عزمِ محکم اور سعی پیہم سے ہمیں بھی چند قطرے عطا فرمائے تاکہ صحنِ حیات میں عزم ویقیں کے ہزاروں چراغ جل اُٹھیں۔ آمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

(استفادہ: برکات الاولیاء، امام الدین نقوی گلشن آبادی)